نمائندہ خصوصی

قتل وغارت گری کی موجودہ فضا کو ختم نہ کیا گیا تو ملک کی بقا کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔

حضرت پیر جی عبدالعلیم اور شیخ امجد حسین کا سانحہ قتل کھلی جارحیت ہے۔

ابن امیر شریعت سید عطاء المؤمن بخاری کی چیچاوطنی میں پریس کانفرنس

۱۷جنوری ۱۹۹۵ء کو مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما سید عطاء المؤمن بخاری نے دفتر مجلس احرار اسلام میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ وہ احرار رہنما حضرت پیر جی عبدالعلیم اور شیخ امجد حسین کے جنازوں میں شرکت کے لئے یہاں پہنچے تھے انہوں نے کہا کہ

ہمارے دینی بھائی، ممتاز عالم دین، مجلس احرار اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت پیر جی عبدالعلیم اور شیخ امجد حسین کا بہیمانہ قتل ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے۔ ملک میں پے در پے ایک ہی مسلک اور عقیدہ کے علماء کو شیعہ کے طے شدہ منصوبہ کے تحت قتل کیا جا رہا ہے۔ ان بھیانک اور سفاکانہ قتل کو حکومت کی طرف سے دہشت گردی قرار دینا عوام کو گمراہ کرنا اور مجرموں کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ ایک ہمسایہ ملک (ایران) پاکستان کو شیعہ سٹیٹ بنانے کی سر توڑ کوشش کر رہا ہے، "تحریک جعفریہ" اور "سپاہ محمد" کے کارکنوں کو مختلف حیلوں اور بہانوں سے ایران بلوا کر انہیں جدید ترین ہتھیار چلانے اور دہشت گردی کی مکمل تربیت دی جاتی ہے۔ اس مکروہ کام کے لئے پاکستان میں ایران کا خانہ فرہنگ اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں اسلحہ کے انبار، اور راکٹ لانچر کی نمائش، اور پچھلے دنوں پریس کانفرنس میں صحافیوں کو بلوا کر دھمکیاں، یہ سب کچھ حکومت کے علم میں ہے۔ اس کے باوجود حکومت کا رویہ مجرموں کا حوصلہ بڑھا رہا ہے۔ ٹھوکر نیاز بیگ کے واقعہ، پر حکومت کی پردہ پوشی اور گورنر الطاف کا بیان حکومت کے جانبدار ہونے کا واضح ثبوت ہے کہ وہ اہل سنت کے نمائندہ اور فعال علماء کے قاتلوں کو جاننے کے باوجود ان کو اس جرم سے بری الذمہ قرار دے رہے ہیں۔ ملک میں امن و امان قائم کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے ملک کی مختلف مسلک کی جماعتوں کے ساتھ مذاکرات ایک ڈھونگ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ ایک طرف اتحاد بین المسلمین کے نام نہاد نعرہ بازوں سے مل بیٹھنے کو کہا جا رہا ہے اور دوسری طرف علما کا قتل بھی ہو رہا ہے۔

امن و امان اور اتحاد کی باتیں اصل مجرموں اور قاتلوں سے مسلمانوں کی توجہ ہٹانے اور انہیں اپنے تحفظ سے غافل کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔

اگر حکومت اس سلسلہ میں مخلص ہے تو بھارتی قونصل خانہ سے رابطہ رکھنے والے سنی علماء کے قاتلوں اور کوئٹہ میں خانہ فرہنگ ایران کی ناپسندیدہ شخصیات کی خطرناک کارروائیوں سے پاکستان کے مسلمان عوام کو آگاہ کرے کہ ان کا رابطہ کس سے تھا؟ اور کس لئے تھا؟ تاکہ لوگوں کو معلوم ہوسکے کہ ملک کو تباہی کی طرف لے جانے والے مکروہ چہرے کون سے ہیں۔

مجلس احرار اسلام حکومت کو ملک کی تباہی و بربادی اور فرقہ وارانہ قتل و غارت گری کی ذمہ دار سمجھتی ہے۔ آنے والے دنوں میں یہ آگ پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لپیٹتی ہوئی نظر آتی ہے۔ فرقہ واریت کی اس آگ کو پھیلانے کے لئے دوسری جماعتوں کے ذمہ دار افراد کو بھی قتل کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں ہر مسلمان اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھ رہا ہے۔ جسکا لازمی نتیجہ حفاظت خود اختیاری ہے۔ اس موقع پر ملک کی تمام اہل سنت جماعتوں کے رہنماؤں کا سر جوڑ کر بیٹھنا بہت ضروری ہے تاکہ ملک کو اسکے اسلامی تشخص کے ساتھ قائم رکھا جاسکے۔

قتل وغارت گری کی موجودہ فضا کو ختم نہ کیا گیا تو ملک کی بقا کا مسئلہ پیدا ہوجائے گا۔

حضرت پیر جی عبدالعلیم اور شیخ امجد حسین انتہائی مخلص اور دیندار انسان تھے۔ انہوں نے کبھی فرقہ واریت کی بات نہیں کی

۔ان کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ اپنے عقیدہ وفکر کے تحفظ اوراس کی اشاعت و تبلیغ میں سرگرداں رہتے تھے حضرت پیر جی تمام دین دار حلقوں اور کارکنوں کے سرپرست تھے۔ حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ حضرت پیر جی اور شیخ امجد حسین کے قتل کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرا کر مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔

مجلس احرار اسلام کی رکنیت سازی

مہم تیز کیجئے۔

اورماتحت شاخیں مقامی انتخابات جلد مکمل کر کے

مرکز کو ارسال کریں۔

(مرکزی ناظم نشرواشاعت)